Regd. S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

اتوار

۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۱۶ ظہور ۱۳۳۲ھش ۱۶ اگست سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۱۶

کشمیر کی موجودہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے فوری اور موثر اقدامات عمل میں لائے جائیں

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی طرف سے کامل تعاون اور وفادارانہ خدمات کی پیشکش

ربوہ ۱۴ اگست۔ مکرم جناب ناظر صاحب امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے وزیراعظم پاکستان کی خدمت میں ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ کشمیر میں ہمارے مسلمان بھائیوں کے بے رحمانہ قتل اور ناقابل برداشت مظالم انتہائی افسوسناک ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے وفادارانہ خدمات اور کامل ترین تعاون کا یقین دلاتے ہوئے ہم حکومت پاکستان سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ وہ صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے فوری اور مؤثر اقدامات عمل میں لائے۔

پاکستان اہل کشمیر کو ان کا حق خود اختیاری دلا کر رہیگا۔ کراچی کے جلسہ عام میں وزیراعظم کا اعلان

ہم میں سے ہر شخص کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ جب تک ایک ایک مہاجر آباد نہ ہو جائیگا ہم چین سے نہ بیٹھیں گے

چالیس ہزار مہاجر خاندانوں کو فوری طور پر آباد کرنے کا منصوبہ۔ ہر قسم کے جھگڑے مٹا کر متحد ہو جانے کی پرزور اپیل

کراچی ۱۵ اگست۔ وزیراعظم مسٹر محمد علی نے یوم پاکستان کے موقعہ پر ایک جلسہ عام میں قوم سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ پاکستان جارحانہ ملک گیری کی ہوس نہیں رکھتا۔ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ اہل کشمیر کو پوری آزادی اور غیر جانبداری کے ساتھ رائے ظاہر کرنے کا موقعہ دیا جائے کہ وہ ہندوستان یا پاکستان میں سے کس کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں۔ آپ نے قوم کو یقین دلایا کہ پاکستان نے باشندگان کشمیر سے حق خود اختیاری دلانے کا جو وعدہ کیا ہے اسے ضرور پورا کیا جائے گا۔ اور کوئی ایک پاکستانی بھی اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے گا۔ جب تک کہ انہیں یہ حق حاصل نہ ہو جائے۔ کشمیر کے حالیہ واقعات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا جب تک کشمیر کے باشندے غلام ہیں اور انہیں حق خود اختیاری نہیں ملتا۔ وہ مقصد پورا نہیں ہوگا۔ جس کے لئے پاکستان بنا تھا۔ کشمیر کی آزادی کے بغیر پاکستان کی آزادی کو مکمل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ دوران تقریر میں آپ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کشیدہ ہونے کا سب سے بڑا سبب کشمیر کا مسئلہ ہی ہے۔ تاہم آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ یہ قضیہ پر امن طریقوں سے حل ہو جائیگا۔ چنانچہ اس غرض کے پیش نظر آپ عنقریب دہلی تشریف لے جا رہے ہیں۔

مسٹر محمد علی نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہ سمجھوتے کی یہ کوششیں ہماری کمزوری پر دلالت کرتی ہیں۔ پرزور الفاظ میں اعلان فرمایا۔ کشمیر کے حالیہ واقعات کا پاکستان میں جو رد عمل ہوا ہے۔ اس نے دنیا پر یہ آشکارا کر دیا ہے۔ کہ ہم کوئی کمزور قوم نہیں ہیں۔ ہم ہر قیمت پر اپنی آزادی اور سالمیت کی حفاظت کریں گے۔ ہم ہر وقت اور ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔

آپ نے مذہبی منافرت اور صوبائی تعصب کی پرزور مذمت کرتے ہوئے متحد ہو کر خطرات کا مقابلہ کرنے کی پرزور اپیل کی اور فرمایا کہ ہر وہ رجحان یا جدوجہد جس کا مقصد ہمارے درمیان پھوٹ ڈالنا اور تفریق پھیلانا ہو اس کا یکسر استیصال نہایت ضروری ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر قسم کے سیاسی مذہبی معاشرتی اور فرقہ وارانہ جھگڑے بھول کر یک جان ہو جائیں تا دنیا کی کوئی طاقت بھی ہمیں کسی قسم کا گزند نہ پہنچا سکے۔

عبوری آئین کی تدوین کا ذکر کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا۔ ہمارا آئین اسلامی جمہوریت اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہوگا البتہ اس میں ملائیت کے اقتدار کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ کیونکہ اسلام ملاؤں کے اقتدار کا ہرگز روادار نہیں ہے۔ آپ نے مہاجرین کی موجودہ حالت کو پاکستان کے حق میں کلنک کا ٹیکہ قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ عہد کر لینا چاہیئے کہ جب تک ایک ایک مہاجر آباد نہ ہو جائے گا۔ ہم چین سے نہ بیٹھیں گے

اس موقعہ پر آپ نے مہاجرین کو آباد کرنے کی ایک نئی سکیم کا اعلان کیا۔ جس کے تحت غریب مہاجر خاندانوں کو مکان بنانے کے لئے پانچ پانچ سو روپے قرض دیئے جائیں گے۔ اور قرضہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھنے والے مہاجرین کے لئے امراء سے عطیات وصول کرنے کا خاص انتظام کیا جائے گا۔ اس طرح امید ہے کہ ۲ کروڑ کے صرف سے چالیس ہزار خاندانوں کو فوری طور پر آباد کیا جا سکے گا۔

(وزیراعظم کی تقریر کا مکمل متن اندرونی صفحات میں ملاحظہ فرمائیں)

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب نہایت سادہ اور باوقار طریق پر منائی گئی

پبلک جلسے کا انعقاد۔ پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لئے دردمندانہ دعائیں

ربوہ ۱۴ اگست (نامہ نگار) یوم پاکستان کے موقعہ پر جماعت احمدیہ پاکستان کے مرکز ربوہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ کئی احمدی مقررین نے پاکستان کی ترقی اور دیگر کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی کشمیر کے بدلتے ہوئے حالات کے بارہ میں بڑی تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور ساتھ ہی کشمیر کے مظلومین سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔ غریبوں کو کھانا بھی تقسیم کیا گیا۔ آخر میں پاکستان کے استحکام اور ترقی کے لئے دردمندانہ دعائیں کی گئیں۔ اور اس طرح یوم پاکستان کا پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ حکومت کی ہدایات کے مطابق خوشی کی تمام تقریبات منسوخ کر دی گئیں۔

تحقیقاتی کمیشن کے سوالنامے کا جواب حضرت امام جماعت احمدیہ سے مشورہ کئے بغیر لکھا گیا

ناظر صاحب اعلیٰ کو میعاد میں دو ہفتہ مزید توسیع کے لئے درخواست کی ہدایت

کنری سندھ ۱۴ اگست۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ چونکہ تحقیقاتی کمیشن کے سوال کا جواب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے تفصیلی مشورہ کرنے کے بعد تیار نہیں کیا گیا ہے اور وہ حضور کے اپنے نظریات کے مطابق نہیں ہے۔ اس لئے حضور نے ناظر صاحب اعلیٰ کو بذریعہ تار ہدایت کی ہے۔ کہ کمیشن سے جواب پیش کرنے کی میعاد میں مزید دو ہفتہ کی توسیع کے لئے درخواست کی جائے ورنہ حضور اس جواب سے لاتعلقی کا اظہار فرما دیں گے۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے ارسال کردہ تار کا متن درج ذیل ہے۔

"حضرت خلیفۃ المسیح نے ناظر اعلیٰ کو تار دیا ہے۔ کہ چونکہ کمیشن کے سوالنامے کا جواب آپ سے تفصیلی طور پر مشورہ کرنے کے بعد نہیں لکھا گیا ہے۔ اور چونکہ یہ بیان آپ کے نظریات کے مطابق نہیں ہے۔ اس لئے کمیشن سے دو ہفتہ کی مزید مہلت عطا کرنے کی درخواست کی جائے۔ تاکہ جوابات (حضرت) امام جماعت احمدیہ سے مشورہ کرنے کے بعد لکھے جا سکیں۔ ورنہ آپ اس بیان سے لاتعلقی کا اظہار فرما دیں گے۔" (پرائیویٹ سیکرٹری)

جماعت احمدیہ کراچی کی نماز عید کے متعلق ضروری اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ عید کی نماز گاندھی گارڈن میں نہیں ہوگی۔ بلکہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی قیام گاہ واقعہ ہاؤسنگ سوسائٹی پر صبح ۸½ بجے ہوگی۔ مستورات کے لئے بھی نماز کا انتظام ہوگا۔ حضور کے قیام کا انتظام بجائے مالیر کے ہاؤسنگ سوسائٹی میں کیا گیا ہے۔ جائے رہائش کی اطلاع احباب کو پریذیڈنٹ اور زعماء صاحبان حلقہ جات کے ذریعہ ملے گی۔

جنرل سیکرٹری

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کیم پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۶ ظہور ۱۳۳۲ھش

ڈاکٹر قریشی کی تقریر

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر تعلیم پاکستان نے کراچی کی وائی ایم سی۔ اے میں "مین اینڈ بک کلب" کے ایک اجلاس میں جس کی صدارت پاکستان میں مقیم کینیڈا کے ہائی کمشنر نے کی خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"سیاسی پارٹیوں کے لئے قطعی طور پر جائز نہیں ہے۔ کہ وہ ملک کے نوجوانوں کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال کریں۔ سیاسی پارٹیوں سے میں اپیل کرتا ہوں کہ وہ طلباء کو الگ چھوڑ دیں"

آپ نے نوجوانوں کو بھی خبردار کیا کہ وہ اپنے آپ سے اس طرح فائدہ اٹھانے کی اجازت نہ دیں۔ اور اپنی تمام طاقت اپنے آپ کو اس کام کے لئے تیار کرنے پر صرف کریں۔ جو انہیں آگے چل کر کرنا ہے۔ اور جس کے حصول کے لئے وہ تعلیم پا رہے ہیں۔ اس لئے انہیں اپنے آپ میں ذمہ واری کا احساس پیدا کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر قریشی کی یہ نصیحت ملک وقوم کے مفاد کے پیش نظر ایسی ہے کہ جس پر طلباء اور ملک کی سیاسی پارٹیوں کو ضرور عمل کرنا چاہیئے۔ عموماً سیاسی پارٹیاں بعض دلکش خواب دکھا کر طلبا کو متاثر کر لیتی ہیں۔ اور چونکہ طلبا کی سمجھ ابھی پختگی کو نہیں پہونچی ہوتی۔ اور ان کی رگوں میں جوشیلا خون موجیں مار رہا ہوتا ہے۔ اور وہ ہر جوش دلانے والی اور جذباتی بات کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس لئے اکثر وہ سیاسی پارٹیاں جو اپنی مرضی کے مطابق بالجبر ملک میں انقلاب لانے کی حامی ہوتی ہیں۔ طلباء کے گرم خون سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہیں

زمانہ حال میں جو اشتراکی اور نازی انقلابات ہوئے ہیں۔ ان میں طلباء کا استعمال ہوتا رہا ہے۔ اور اب جو سیاسی پارٹیاں اپنے ہی ملک میں اشتراکی یا نازی قسم کے جبری انقلابات کی قائل ہیں۔ وہ طلباء سے ضرور امداد لیتی ہیں۔ اور ان میں ہیجان پیدا کر کے ملک کے نظم ونسق کو تہ وبالا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ چنانچہ اشتراکی خیال کے لوگ ہر ملک میں طلباء کی ذہنیتوں پر اثر انداز ہونے کی سب سے پہلے کوشش کرتے ہیں۔ خود اسلامی ملکوں میں جو اسلام کے نام سے سیاسی تحریکیں پیدا ہوتی ہیں۔ چونکہ وہ بھی زیادہ تر اشتراکی اور نازی نمونہ پر بنائی جاتی ہیں۔ اس لئے وہ بھی طلباء کو ہی موثر ترین آلۂ کار بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ چنانچہ پاکستان کے بعض کالجوں اور مدرسوں میں طلباء کی ایسوسی ایشنز موجود ہیں جو براہ راست مودودی صاحب کی سیاسی پارٹی کے زیر اثر ہیں۔ اور جب ان کے ماہوار یا سالانہ اجلاس ہوتے ہیں۔ تو وہ اکثر مودودی صاحب کی پارٹی کے ہی زیر ہدایات ہوتے ہیں۔ اگرچہ بظاہر یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ان ایسوسی ایشنوں کا پارٹی سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ اسی طرح کالجوں کے بہت سے طلباء ہیں جو اشتراکی جتھوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کے ذریعہ اشتراکی لٹریچر طلباء میں پھیلایا جاتا ہے۔

ہماری دانست میں یہ صورت حال پاکستان جیسی نوزائیدہ مملکت کے لئے نہایت تشویشناک ہے۔ جن کو اپنے ہر محکمہ کے لئے ایسے صائب الرائے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اصلاح وترقی کے مختلف شعبوں کے کاروبار چلانے کے قابل ہوں۔ مثلاً اس کو انجینئروں کی ڈاکٹروں کی۔ سائنسدانوں کی ماہرین تجارت وغیرہم کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے اگر کالجوں اور مدرسوں کے طلباء کو اس قسم کی سیاسی پارٹیوں کے رحم پر چھوڑا جائے گا۔ تو یقیناً ملک وقوم کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ صرف وہی طلباء اپنے اپنے خاص مطالعہ پر کمال حاصل کر سکتے ہیں۔ جو ایسی انقلابی اور کلیانی قسم کی سیاسی پارٹیوں سے محفوظ رہ کر اپنا پورا وقت ان علوم وفنون کے حصول میں صرف کریں۔ جن کے حصول کے لئے وہ کالجوں اور مدرسوں میں داخل ہیں۔

ان اغراض کے پیش نظر یہ حکومت کا بھی اہم فرض ہے کہ وہ ملک کے کالجوں اور مدرسوں کی فضا کو ایسے عناصر کے اثر سے محفوظ رکھنے کے لئے جلد از جلد کوئی اقدام کرے۔ ڈاکٹر قریشی نے بے شک ایک طرف طلبا کو بھی خبردار کیا ہے کہ وہ الگ رہیں اور دوسری طرف سیاسی پارٹیوں سے بھی اپیل کی ہے۔ کہ انہیں ہیجانی اور طوفانی پروگراموں سے الگ رہنے دیں۔ مگر یہ امر اتنا اہم ہے کہ خود ڈاکٹر قریشی کا جو پاکستان کے وزیر تعلیم ہیں فرض ہے کہ وہ ایسے ٹھوس اقدام کریں کہ پاکستان کے کالج اور مدرسے انقلاب پسند سیاسی لیڈروں کے شکار نہ ہوں۔ محض اپیلوں سے مدعا حاصل نہیں ہو سکتا۔

اعلان

ضرورت ہے ایک انٹرنس پاس یا انٹرنس کے قریب کی لیاقت والے نوجوان کی جو حساب کے ساتھ دلچسپی رکھتا ہو۔ تنخواہ پچاس روپے ماہوار اور دس روپے گرانی الاؤنس۔ اگر پہلے کہیں کام کیا ہوا ہو۔ اور تجربہ کار ہو تو زیادہ تنخواہ بھی دی جاسکتی ہے۔ کام زیادہ تر اکاؤنٹ کا ہوگا۔

درخواستیں معرفت پرائیویٹ سیکرٹری خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دس دن تک کا پتہ

معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب

کراچی اور اس کے بعد ربوہ ضلع جھنگ پنجاب

(پرائیویٹ سیکرٹری)

کراچی میں شدید بارش سے تباہ کن مہاجرین کی امداد

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی جانب سے کپڑے اور نقدی کی تقسیم

کراچی میں قیامت خیز بارش کے بعد غریب مہاجرین کی کسمپرسی کی حالت کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے اپنے غریب بھائیوں کی امداد کے لئے فوری طور پر تقریباً ۴۰۰ کپڑے جمع کئے۔ اور جو مارٹن روڈ۔ جیکب لائنز اور گولی مار کے غریب اور مستحق مہاجرین میں تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں نقد روپیہ بھی جمع کر کے غربا میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ مزید معقول رقم جمع کر کے تقسیم کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح چونکہ شدید بارش کے باعث اکثر وبیشتر شاہراہیں اور خصوصاً مہاجرین کی بستیاں پانی جمع ہونے کی وجہ سے اچھی خاصی جھیل کا منظر پیش کر رہی تھیں۔ اس لئے خدام نے راستوں کو مرمت کرنے کا کام بھی کیا۔ مثلاً گولی مار کی بستی میں مجلس خدام الاحمدیہ کی جانب سے راستوں کو قابل استعمال کرنے کے لئے متواتر وقار عمل منایا جا رہا ہے۔ جس میں ممبران خدام الاحمدیہ متواتر حصہ لے رہے ہیں۔ اس عرصہ میں ایک چھوٹا پل جو بارش کے طوفان سے ٹوٹ چکا تھا تیار کیا گیا۔ اور اس کے علاوہ راستے اور گلیاں وغیرہ درست کی گئیں۔ علاوہ ازیں دوسرے اداروں کے ساتھ مل کر مہاجرین کی بستیوں میں مختلف طور پر مجلس کے اراکین نے امداد بہم پہونچائی۔

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

فرسٹ ایر ایف۔ اے۔ ایف ایس سی نان میڈیکل ومیڈیکل میں داخلہ ۸ ستمبر سے شروع ہو کر ۲۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ تھرڈ ایر میں ان مضامین کے علاوہ جن کی تعلیم کا انتظام کالج میں ہے۔ ایسے مضامین بھی لئے جاسکتے ہیں۔ جن کی تعلیم کا انتظام یونیورسٹی میں ہے۔ تفاصیل کے لئے کالج پراسپکٹس طلب فرمائیے۔

پرنسپل

آج ہمیں نظم وضبط اور اتحاد کی پہلے سے بھی زیادہ ضرورت ہے

تمام سیاسی، مذہبی، معاشرتی اور فرقہ وارانہ جھگڑوں کو بھولکر پوری طرح متحد ہو جائیے

پاکستان میں ملاؤں کی حکومت کیلئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ قوم سے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کا ولولہ انگیز خطاب

کراچی ۱۴ اگست۔ آنریبل مسٹر محمد علی وزیر اعظم کی تقریر کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جو آنریبل موصوف نے ۱۴ اگست ۱۹۵۳ء کو یوم پاکستان کے سلسلہ میں جہانگیر پارک کے جلسہ عام میں کی۔

آج ہماری آزادی کی چھٹی سالگرہ ہے۔ پچھلے برسوں کے خلاف آج ہم یہ یوم آزادی کشمیر کے المناک واقعات کی تاریکی میں منا رہے ہیں۔ اہل کشمیر کے ساتھ ہمارے مذہبی، ثقافتی، روایاتی، اقتصادی اور جغرافیائی رشتے ہیں لہذا یہ قدرتی بات ہے کہ اس مصیبت کے وقت میں ہم کو اپنے کشمیری بھائیوں سے نہایت گہری ہمدردی ہو۔ اس لئے آج آزادی کی سالگرہ مناتے ہوئے ہمارے دلوں میں خوشی کی وہ امنگ موجود نہیں۔ جو ہر سال ہوا کرتی تھی۔ انتہائی رنج کا مقام ہے کہ کشمیر کی دلفریب وادی میں ایسے المناک واقعات پیش آئیں۔ حالانکہ اس زمانہ میں بھارت کے وزیر اعظم اور خود میری یہ کوشش ہے کہ کشمیر کے مسئلہ کا کوئی پُرامن حل نکل آئے۔ تاکہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان دوستی کا رشتہ قائم رہے۔

نامکمل آزادی

کشمیری بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے آپ کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ یوم آزادی کی تمام تقریبات منسوخ کر دی جائیں۔ ابھی کچھ دن ہوئے میں نے کہا تھا کہ ہم کو آزادی مل گئی ہے۔ لیکن یہ آزادی ابھی مکمل نہیں ہے۔ پاکستان اس لئے بنا تھا کہ اس برصغیر کے دس کروڑ مسلمانوں کا تقاضا تھا کہ ہم کو ایک علیحدہ اور خود مختار آزاد وطن کی ضرورت ہے۔ ایسے وطن کی جہاں ہم اپنی خاص ثقافت اور روایات کو ترقی دے سکیں۔ اور جہاں ہمارے دل و دماغ آزاد فضا میں اوج کمال تک پہنچ سکیں۔ اگر جموں و کشمیر کی مسلم اکثریت والی ریاست غلام رہ گئی اور اگر جموں اور کشمیر کی مسلم اکثریت والی ریاست غلام رہ گئی اور اگر اس کو خود مختاری کی فضا میں سانس لینے کی اجازت نہ ملی۔ تو ظاہر ہے کہ وہ مقصد ہرگز حاصل نہیں ہوگا۔ جس کے لئے پاکستان بنا تھا چنانچہ ہم نے عہد کر رکھا ہے کہ ہم باشندگان کشمیر کے لئے خود مختاری حاصل کر کے دم لیں گے اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جبتک ہمارا یہ عہد پورا نہ ہو جائے۔ مجھے کشمیر کے متعلق اور بھی کچھ کہنا ہے۔ اور میں اپنی تقریر میں مناسب موقعہ پر کشمیر کا ذکر پھر کروں گا۔

نذرانہ عقیدت

اس سے پیشتر کہ میں اور کچھ کہوں میں چند لمحات کے لئے رک جانا چاہتا ہوں۔ تاکہ ہم نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے محبوب قائد اعظم محمد علی جناح کی خدمت میں نذر عقیدت پیش کریں۔ وہ قائد اعظم محمد علی جناح جن کی عظیم الشان علمبرداری نے ہمیں آزادی دلائی۔ اور جن کے احسانات کو ہم اور ہماری آئندہ نسلیں کبھی نہیں بھلا سکیں گی۔ ساتھ ہی ساتھ ہم قائد ملت کی خدمت میں بھی اپنی عقیدت کی نذر پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی قوم کی خدمت میں جان دی۔ مجھے یقین ہے کہ ان دو عظیم المرتبت اور تاریخی شخصیتوں کی یاد اور ان کے کارنامے ہمیشہ ہمارے دلوں میں تازہ رہینگے۔ اور ہماری تاریخ کے اوراق کو جگمگاتے رہیں گے۔

آپ کو یاد ہوگا میں نے جب اپنا عہدہ سنبھالا تھا۔ تو اس وقت ہماری قوم اپنی تاریخ کے ایک نازک دور سے گذر رہی تھی۔ سیاسی اور اقتصادی حالات ایسے تھے۔ کہ ہمارے ملک کے استحکام کو شدید خطرہ درپیش تھا۔ نہ صرف یہ کہ غذائی اور اقتصادی صورت حال خراب ہوتی جا رہی تھی۔ بلکہ ایسے اختلافات کی علامتیں بھی نظر آ رہی تھیں۔ جن سے ہمارے وجود کو خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ اگر یہ رجحانات بڑھنے دیئے جاتے۔ تو قوم میں انتشار پیدا ہو جاتا۔

فرقہ پرستی کا عفریت

فرقہ پرستی اور صوبائی تعصب اور اس قسم کے دوسرے رجحانات کے عفریت نے جس سے ہماری یکجہتی کو نقصان پہنچنے کا خطرہ تھا۔ اپنا بھیانک سر اٹھایا اور ہماری جان سے عزیز آزادی کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ خوش قسمتی سے حکومت کی تبدیلی نے عوام میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی۔ اور پھر ملی اتحاد اور وطن کی محبت اور وفاداری کا جذبہ ابھرتا نظر آنے لگا۔ جس سے خطرناک اختلافات کا رجحان کمزور پڑنے لگا۔ لیکن یہ رجحانات کسی حد تک اب بھی موجود ہیں۔ اور اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کا موثر مقابلہ کر کے ان کو ختم کر دیا جائے ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہیں رہ سکتے۔ ہمیں اس قسم کے رجحانات کے خطرات سے پوری طرح آگاہ رہنا چاہیئے۔ اور جہاں بھی ایسے رجحانات پائے جائیں۔ وہاں ان کی بیخ کنی کرنی چاہیئے۔ یاد رکھیئے کہ یہ کام عوام کے تعاون اور حمایت ہی سے پورا ہو سکتا ہے۔ وقت آگیا ہے کہ ہم اس بات کو سمجھیں کہ اگر لوگوں کا ایک طبقہ دوسرے طبقہ سے نفرت کرے تو ایسی صورت حال کتنی خطرناک ہوگی۔ پاکستان کی طاقت عوام کے اتحاد میں مضمر ہے۔ ہم کو لازم ہے کہ ہم ہر اس چیز کو ختم کر دیں جس سے ہم میں پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو۔ پاکستان کا قیام برصغیر کے مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کا نتیجہ ہے۔ اور یاد رکھئے کہ پاکستان صرف اسی صورت میں سلامت اور پائیدار رہ سکتا ہے۔ کہ پاکستان کے باشندوں میں پورا اتحاد قائم رہے۔

عوام سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش

کراچی کے باشندوں اور پاکستان کے لوگوں نے جس جوش و خروش کے ساتھ موجودہ حکومت کی حمایت اور تائید کی ہے۔ اگر میں آپ کے سامنے اس کا اعتراف نہ کروں۔ تو یہ فرض کی کوتاہی ہوگی جس دن میں نے وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا۔ اس دن میں نے یہ بات واضح کر دی تھی۔ کہ وہ حکومت جمہوری حکومت ہو ہی نہیں سکتی جس کے دور میں عوام اور عوام کے نمائندوں میں پورا پورا اتفاق اور پوری پوری یکجہتی نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ میں اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ آپ سے قریب رہنے کی برابر کوشش کرتا ہوں۔ میں مہینے میں دو مرتبہ پریس کانفرنس کو خطاب کرتا ہوں۔ اس کے دو مقاصد ہیں۔ اول تو یہ کہ آپ پوری طرح باخبر رہیں۔ کہ قوم کو کیا کیا مسائل درپیش ہیں۔ اور آپ کی حکومت کس طریقہ سے ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس پریس کانفرنس کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ اخبارات کے ذریعہ ان معاملات کے بارے میں جن کا تعلق عوام کی ضروریات اور بہبود سے ہے۔ مجھے عوام کی رائے معلوم ہوتی رہے میں نے ہر مہینے ریڈیو سے تقریر نشر کرنے کا بھی سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس طرح میں آپ سے اور اپنے تمام پاکستانی ہم وطنوں سے بلا تکلف بات چیت کر سکوں گا۔ تاکہ آپ کو معلوم ہوتا رہے کہ حکومت آپ کی خدمت کس طرح بجا لا رہی ہے ہم اراکین حکومت آپ کے نمائندہ ہیں۔ اور ہمارا فرض ہے کہ ہم آپ کو اپنی حکومت کی تمام سرگرمیوں سے پوری طرح واقف رکھیں۔ ہم آپ کی خدمت پر مامور ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جو کچھ کام کریں اس کی اطلاع آپ تک براہ راست پہنچاتے رہیں۔

امریکہ کی فیاضانہ پیشکش

میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ جب موجودہ حکومت نے اپنا کام سنبھالا تو غذائی صورت حالات نازک تھی۔ ہمیں خوراک کی شدید قلت کا سامنا تھا۔ اور قحط کا زبردست خطرہ تھا۔ ہم نے اپنے تمام وسیلوں سے کام لیکر غلے کے ذخیروں کو محفوظ کرنے اور ملک میں خوراک مناسب تقسیم کا انتظام کیا۔ اور ایسی تدبیریں اختیار کیں کہ ذخیرہ اندوزی ناجائز برآمد، اور نفع خوری بند ہو جائے۔ ہم نے ایک دوست ملک سے امداد طلب کی۔ جو نہ صرف ہماری مدد کر سکتا تھا۔ بلکہ اس کے دل میں ہمارے لئے دوستی اور فیاضی کا جذبہ تھا۔ ہماری امیدیں بر آئیں۔ اور امریکہ کے حکام اور عوام ہماری مدد کے لئے خود آگے بڑھے۔ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی ثقافتی مذہبی یا سیاسی رشتہ نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے ان پر ہماری مدد کرنے کی اخلاقی ذمہ داری عائد ہوتی۔ ہمارے اور ان کے درمیان صرف دوستی ہی کا رشتہ تھا۔ اور اسی رشتہ کی بنا پر امریکہ نے پاکستان کو گیہوں بھیجنے کے لئے فی الفور ایک قانون منظور کیا۔ تاکہ پاکستان میں خوراک کی قلت دور ہو جائے۔ ممکن ہے کہ آپ میں سے کچھ لوگ یہ سمجھتے ہوں۔ کہ یہ امداد کس چیز کا معاوضہ ہے۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ امریکہ نے جو دس لاکھ ٹن گیہوں کا تحفہ دیا ہے اس کے ساتھ کوئی شرط نہیں لگائی۔ کسی قسم کا کوئی خفیہ سمجھوتہ نہیں ہوا۔ اور کوئی وعدہ نہیں کیا گیا۔ یہ امداد محض فیاضی کے جذبہ سے ایک دوست کی طرف سے ہے۔ اس لئے سچے مسلمان کی حیثیت سے ہمیں اس تحفہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہیئے اس طرح دو اور دوست ملکوں نے یعنی آسٹریلیا اور کینیڈا نے بھی ہماری امداد کی ہے۔ کینیڈا نے ہمیں ایک لاکھ ٹن اور آسٹریلیا نے چالیس ہزار ٹن گیہوں دیا۔ اس بروقت امداد کے لئے ہم ان ملکوں کے شکر گذار ہیں۔ خوراک کے یہ تحفے بیش قیمت مدد ثابت ہوئے۔ ملک میں جو نازک صورت حال پیدا ہو گئی تھی۔ اس پر قابو پانے میں ہمیں بڑی مدد ملی۔ اس سے

بلکہ صرف غذائی قلت دور ہونے کا سامان ہو گیا بلکہ ملک کی ترقی کی اسکیموں کو بھی عملی جامہ پہنانا ممکن ہو گیا۔ جن پر روپیہ کی کمی کی وجہ سے عملدرآمد نہیں ہو سکتا تھا۔ گیہوں کی فروخت سے جو روپیہ جمع ہو گا۔ اس کو پاکستان کے سب صوبوں میں ترقی کی اسکیموں پر خرچ کیا جائے گا۔ ان اسکیموں کا مقصد غلے کی پیداوار میں اضافہ کرنا اور عوام کی حالت کو بہتر بنانا ہے۔ مجھے بہت خوشی کے ساتھ آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ہماری اقتصادی صورت حال اور مالی حالت بہتر ہونے کی قطعی علامات ظاہر ہو رہی ہیں۔ ہمارا تجارتی توازن موافق ہو تا جا رہا ہے۔ اور زر مبادلہ کی حالت بھی بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ گو ہم اس حالت میں مطمئن ہو کر نہیں بیٹھ سکتے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم نے حالات پر قابو پا لیا ہے۔ اور ہم زیادہ روشن اور خوشحال مستقبل کی توقع کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کا یقین اسی وقت ہو سکتا ہے۔ کہ جب آپ کی محنت اور آپ کے تعاون اور آپ کی دعاؤں سے آپ کی حکومت بہرہ مند ہو جائے۔ اس کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ آپکی دعائیں حکومت کے شامل حال رہیں گی۔ اور آپ کا تعاون اس کو حاصل رہے گا۔

مہاجرین کی آبادکاری

ہم خوراک کی مشکلات پر قابو پا چکے ہیں۔ لیکن اب جو مسئلہ ہماری توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ وہ مہاجرین کی آبادکاری کا ہے۔ بہت سے مہاجرین نہایت اذیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور انہیں بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ میں نے کراچی کے شہریوں کے ایک اور اجتماع میں کہا تھا۔ کہ پاکستان میں مہاجرین کی حالت زار ہمارے ملک کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ بہت سے مہاجرین کو پاکستان آئے تقریباً چھ سال ہو چکے ہیں۔ جب وہ آئے تو ہم نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ لیکن ان میں سے بیشتر کے لئے رہنے کی جگہ اور روزگار کا انتظام نہ کر سکے۔ آج ہمیں گذشتہ کوتاہیوں سے درگذر کرنا چاہیئے۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو یہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ جب تک ایک ایک مہاجر آباد نہ ہو جائیگا۔ ہم چین سے نہ بیٹھیں گے۔ اس میں شک نہیں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس میں بہت سی مشکلات ہیں۔ اور وسائل کی کمی کی وجہ سے ان کا حل آسان نہیں۔ لیکن اسے بہر حال حل ہونا چاہیئے۔ آئیے آج کے مبارک دن ہم اپنے دلوں کو ٹٹولیں۔ ہمیں اس بات کا احساس ہونا چاہیئے۔ کہ ہم عوام کے ایک طبقے کے ساتھ جس کے ہم پر بڑے احسانات ہیں۔ پورا انصاف نہیں کر سکے۔ آیئے ہم عہد کریں کہ ان لوگوں کو بسا کر چین لیں گے۔ اور پاکستان کی نیک نامی کے دامن پر جو دھبہ لگ گیا ہے۔ اسے دھو ڈالیں گے۔ ہم میں سب کو تباہ حال مہاجرین کی ٹھوس مدد کرنی چاہیئے۔ پچھلے دنوں کی شدید بارش نے ہماری توجہ فوری کارروائی کی طرف مبذول کرا دی ہے۔ کچھ ہی عرصے۔ ہم نے گورنر جنرل کی زیر صدارت ایک اعلیٰ کانفرنس طلب کی تھی۔ تاکہ اس بات کا اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ مہاجرین کی آبادکاری کے سلسلے میں اب تک کتنا کام ہو چکا ہے۔ اور مصیبت زدوں کی فوری امداد کے لئے اور کیا کچھ کیا جا سکتا ہے۔ آپ کو شاید علم ہے۔ کہ حکومت نے چالیس ہزار مہاجر خاندانوں کی آبادکاری کے لئے ایک اسکیم بنائی ہے۔ جس پر ڈھائی کروڑ روپیہ سے زیادہ رقم خرچ ہو گی۔ اب اس اسکیم پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ اس اسکیم سے کوئی دو لاکھ مہاجرین آباد ہو جائیں گے۔ تجویز یہ ہے۔ کہ مہاجرین کی بستی میں ہر خاندان کو ۸۰ مربع گز زمین دی جائیگی۔ جس پر سڑکوں کا اور صفائی اور پانی کا انتظام ہو گا۔ اس کے علاوہ ایک چوتھائی خاندانوں کو جو بہت ہی غریب ہیں۔ مکان بنانے کے لئے سامان خریدنے کی غرض سے ڈھائی ڈھائی سو روپیہ بطور قرض دیا جائے۔ اس کانفرنس میں یہ محسوس کیا گیا۔ کہ ڈھائی سو روپے میں صرف ایک جھونپڑی بن سکے گی، چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ مہاجرین کی طرف سے ہم پر فرض عائد ہوتا ہے۔ کہ ہم ان کے رہنے کا بہتر انتظام کریں اور کم سے کم اتنی رقم قرض دیں کہ اس سے ایک کمرے کا پکا مکان تعمیر ہو سکے۔ اس کے بعد حکومت کی اسکیم پر نظرثانی کی گئی۔ اور یہ طے کیا گیا۔ کہ غادار خاندانوں کو پانچ پانچ سو روپے قرض دیئے جائیں۔ اور یہ قرضہ معمولی قسطوں میں وصول کیا جائے۔

آپ کی حکومت کے وسائل اتنے وسیع نہیں ہیں۔ کہ یہ رقم بلا شرط ادائیگی دے دی جائے۔ بہت سے خاندان ایسے ہوں گے جو مکان کی تعمیر کے لئے قرضوں کی اس سکیم سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔ اس لئے مخیر حضرات کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ کہ وہ آگے بڑھیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کو جو دولت عطا کی ہے۔ اس کا کچھ حصہ مہاجر بھائیوں کے لئے صرف کریں۔ میں ایک نئی اسکیم کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ اس کے ماتحت ایک نمائندہ کمیٹی قائم کی جائے گی جو مخیر حضرات سے عطیات لے گی۔ یہ حضرات اور دوسرے افراد مل کر ڈرگ روڈ کے علاقہ میں پکے مکانات بنانے کے لئے چھ چھ سو روپیہ کی رقمیں بطور عطیہ دے سکتے ہیں۔ آپ میں سے بہت سے حضرات ایسے ہوں گے۔ جو اس نیک کام میں حصہ لینا چاہتے ہیں مگر ان کے وسائل اتنے نہیں کہ چھ سو روپیہ دے سکیں۔ اس لئے یہ ہو سکتا ہے کہ کچھ دوست مل کر اپنے گروہ بنا لیں۔ اور اس طرح چھ سو روپے کی رقم پوری کر دیں حکومت جو غیر سرکاری کمیٹی قائم کرنے والی ہے۔ وہ ان عطیات سے مکان بنانے کی اسکیم پر عملدرآمد شروع کرے گی۔ اور جو مکان بنے گا۔ اس پر عطیہ دینے والے کا نام لکھ دیا جائیگا۔ کمیٹی یہ مکان ان مہاجر خاندانوں کو دے گی۔ جن کی آمدنی اتنی کم ہے کہ وہ حکومت کے قرضوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے ہم اور بھی نئی طریقوں سے مہاجرین کی شکایات دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں مجھے امید ہے کہ آپ کی دعاؤں اور آپ کے تعاون سے میرے رفقائے کار اور میں آئندہ سال یہ کہہ سکیں گے۔ کہ آبادکاری کے کام میں ہم نے کافی ترقی کی ہے۔

عبوری دستور

ہمارے ملک کے قیام کو چھ سال ہو گئے ہیں۔ مگر افسوس کہ اب تک ہم اپنا آئین نہیں بنا سکے۔ ہمارے ہاں اب تک پرانا ترمیم شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ہی رائج ہے۔ بعض امور پر اختلاف ہونے کی وجہ سے آئین بنانے کی تمام کوششیں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ آپ کی موجودہ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ جمود سے فی الحال بہتر یہ ہو گا اور مصلحت بھی اس میں ہے کہ آئین سازی کے سلسلہ میں جتنا بھی کام مکمل کیا جا سکتا ہے کر لیا جائے۔ اس لئے ہم نے ایک عبوری دستور بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں وہ دفعات شامل ہوں گی۔ جن پر عام اتفاق ہو گا۔ اور جنہیں آپ کی قبولیت حاصل ہو گی۔ آئین بنانے کا کام مجلس دستور ساز کے سپرد ہے یہ مجلس آپ کے سامنے جوابدہ ہے۔ آپ اطمینان رکھیں کہ آئین میں ایسی دفعہ نہیں رکھی جائے گی۔ جو آپ کو منظور نہ ہو۔ عبوری دستور کی مجوزہ دفعات کے بارے میں اب تک تذبذب اور انتشار بھی رہا۔ جب میں پیش تاجپوشی اور دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس کے سلسلہ میں لنڈن گیا تھا تو میں نے وہاں اس سلسلہ میں بیان دیا تھا۔ اس بیان کا غلط مطلب سمجھا گیا۔ اور اس کو غلط معنی پہنائے گئے۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم ایک ایسا آئین بنانے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں جس کی بنیاد اسلامی جمہوریت کے اصولوں اور معاشرتی انصاف پر رکھی جائے گی۔ میں نے انگلستان میں یہ کہا تھا کہ ہم ملائی حکومت قائم نہیں کر سکتے۔ چونکہ اسلام ملائیت کے اقتدار کو تسلیم نہیں کرتا اس لئے پاکستان میں ملاؤں کی حکومت نہیں ہو سکتی۔

مجلس دستور ساز کے اختیارات میں کمی کے متعلق اخبارات میں بہت سی قیاس آرائیاں کی گئی ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ اختیارات میں کمی کر کے مجلس کی خود مختاری ختم کی جا رہی ہے۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کی حکومت مجلس دستور ساز کی خود مختاری میں مداخلت کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ عبوری آئین میں کوئی ایسی دفعہ نہیں رکھی جائے گی۔ جس سے کسی ایک فرد کو مجلس دستور ساز کے توڑنے کا اختیار حاصل ہو جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس سلسلہ میں جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں۔ وہ میری اس وضاحت سے دور ہو جائیں گی۔

ہندوستان کے ساتھ تعلقات

ہندوستان سے ہمارے تعلقات ویسے دوستانہ نہیں ہیں جیسے ہمسایہ ملکوں میں ہونے چاہئیں۔ ہمارے تعلقات خراب ہونے کا سب سے بڑا سبب کشمیر کا مسئلہ ہے۔ جب سے میں نے اپنا عہدہ سنبھالا ہے میری برابر یہی کوشش رہی ہے کہ یہ جھگڑا اور دوسرے سب جھگڑے ختم ہو جائیں۔ تاکہ ہندوستان سے ہمارے تعلقات بہتر ہو جائیں۔ اور ہم برصغیر میں امن کو مستحکم کرنے میں مدد دے سکیں۔ مجھے مسرت ہے کہ ہندوستان کے وزیر اعظم نے میری اس خواہش پر لبیک کہا۔ اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے ہمارے درمیان پہلے لنڈن میں اور پھر کراچی میں بات چیت ہوئی۔ ہم نے بے تکلفی سے دوستانہ فضا میں گفتگو کی۔ اگرچہ ہم حد سے زیادہ قریب نہیں پہنچے۔ لیکن ہم نے کچھ ترقی ضرور کی۔ کیونکہ ہم ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو سمجھ سکے۔ مجھے امید ہے کہ ہماری آئندہ ملاقاتوں میں اختلاف کم ہو جائیں گے۔ کشمیر کے حالیہ واقعات سے ہم سب کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ اس کے باوجود مجھے امید ہے کہ ہمارے اختلافات کا پر امن حل نکل سکتا ہے۔ اسی امید پر میں پرسوں صبح پنڈت نہرو سے بات چیت کا سلسلہ پھر شروع کرنے کے لئے نئی دہلی جا رہا ہوں۔

بعض غیر ملکی اخبارات میں بے جا نکتہ چینی کی گئی ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ میں اس وجہ سے سمجھوتہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ کہ ہماری اقتصادی حالت کمزور ہے۔ اور موجودہ حکومت مستحکم نہیں ہے۔ اس سے زیادہ غلط اور کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی۔ آپ کی حکومت کے نزدیک ملک کی اقتصادی حالت اور طاقت وقوت میں کسی کمزوری کے آثار نہیں ہیں۔ کراچی کے باشندوں نے جس جوش و خروش سے ہندوستان کے وزیر اعظم کا استقبال کیا۔ اس سے واضح ہے کہ ہمیں اپنے ہمسایہ ملک سے کوئی بغض نہیں۔ اور ہم ماضی کو بھلا کر ہندوستان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے کو تیار ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ کشمیر کے تازہ واقعات پر کراچی میں اور دوسرے مقامات پر جو مظاہرے ہوئے ہیں۔ ان سے یہ بھی صاف ظاہر ہو گیا ہے۔ کہ ہم کوئی کمزور قوم نہیں ہیں۔ ہم ہر قیمت پر اپنی آزادی اور سالمیت کی حفاظت کریں گے۔ ہم ایک زندہ قوم ہیں۔ ہم ہر وقت اور ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنے کو تیار ہیں۔ اگر ہماری آزادی اور ہماری خود مختاری پر کوئی حملہ کرے۔ تو ہم نہایت کامیابی سے اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہم اس نعرے کے قائل ہیں۔ کہ آزادی یا موت۔ آزادی ہمیں زندگی سے زیادہ عزیز

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ کشمیری عوام غیر ملکی جبر و تشدد کا شکار ہیں۔ تو ہماری ہمدردیاں ان کے لئے وقف ہو جاتی ہیں۔ کشمیری عوام کو یہ حق ملنا چاہیئے۔ کہ وہ اپنی پسند کی حکومت قائم کر لیں۔ ہم صرف اتنا چاہتے ہیں۔ نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم۔ ہمیں جارحانہ ملک گیری کی کوئی ہوس نہیں۔ ہم یہ نہیں چاہتے۔ کہ کشمیر کے عوام ہم میں شامل ہو جائیں۔ تاوقتیکہ یہ فیصلہ وہ خود نہ کریں اس کا فیصلہ ان کی اپنی مرضی پر منحصر ہے۔ ہم نے اپنی مرضی سے پاکستان حاصل کیا ہے۔ سلہٹ اور صوبہ سرحد کے عوام کو بھی یہ حق دیا گیا تھا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ آج پاکستان کا جزو ہیں۔ اسی طرح کشمیر کے عوام کو بھی یہ حق ملنا چاہیئے۔ کہ وہ آزادی کے ساتھ یہ فیصلہ کریں۔ کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔ ہم ان کی خواہشات کا احترام کریں گے۔ اور دوسروں سے بھی یہی چاہتے ہیں۔ کہ ان کی خواہشات کا احترام کریں۔

نظم و ضبط اور اتحاد کی اہمیت

آج ساری قوم ہم اور آپ سب ایک نازک صورت حال سے دوچار ہیں قائد اعظم نے ہمیں ضبط و نظم۔ اتحاد اور یقین محکم کی تلقین کی تھی۔ آج اس پر عمل کرنے کی ضرورت پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ ہمیں اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد ہمیں اپنے آپ پر اپنی صلاحیتوں پر اور اپنے مستقبل پر کامل اعتماد ہونا چاہیئے۔ ہم تمام دشواریوں پر قابو پا سکتے ہیں۔ ہم ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور ہر للکار کا جواب دے سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ متحد رہیں تمام سیاسی۔ مذہبی۔ معاشرتی یا فرقہ وار جھگڑوں کو بھول جائیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ صوبہ پرستی اور فرقہ بندی کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ کیونکہ اگر ان کو بڑھنے دیا گیا۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ کہیں ہمارا شیرازہ منتشر نہ ہو جائے۔ اپنے درمیان ضبط قائم رکھیں۔ اور اپنے آپ کو منظم رکھیں۔ ہمیں جذبات کی رو میں بہنا نہ چاہیئے۔ اور نہ تعصب سے کام لینا چاہیئے۔ ہمیں جذبات کو عقل و دلیل پر غالب نہ آنے دینا چاہیئے۔ اس وقت ہمیں سکون سے کام لینا چاہیئے۔ اور متحد رہنا چاہیئے۔ ہم شیخ عبداللہ کی برطرفی یا ان کے قید کئے جانے سے پریشان نہیں۔ بلکہ ساری پریشانی کشمیر کے لوگوں کے بارے میں ہے۔ کہ ان کا کیا حشر ہوگا۔ ہم یہ وعدہ کر چکے ہیں۔ کہ اہل کشمیر کی جو خواہش ہوگی ہم اسے منظور کریں گے۔ ضرورت ہے۔ کہ انہیں آزادی کے ساتھ اپنی رائے کے اظہار کا موقع دیا جائے۔ ہمیں چاہیئے۔ اپنے آپ کو مضبوط رکھیں۔ کیونکہ ہماری اور اہل کشمیر کی نجات اسی میں ہے۔ کہ ہم طاقتور اور متحد ہوں۔ اور ہمارے درمیان نظم و ضبط قائم رہے۔ ہمارے قدم ڈگمگانے نہیں چاہئیں۔ اس وقت قوم کی عزت و آبرو کا سوال ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ کے فضل اور آپ کے تعاون سے ہم اپنے وطن کی آبرو کی پوری پوری حفاظت کر سکیں گے۔ پاکستان زندہ باد۔

معمولی و غیر معمولی ضرورت کے لئے روپیہ محفوظ کرنے کا طریق!

صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے احباب جماعت کے اس روپیہ کے لئے جسے وہ اپنی آئندہ ضروریات کے لئے پس انداز کرنا چاہیں مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔

(۱) دفتر محاسب میں ایک صیغہ امانت قائم ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے نکلوا سکتا ہے۔ اور اگر روپیہ رکھوانے والا ربوہ سے باہر ہو تو اس کے طلب کرنے پر صیغہ اپنے خرچ پر بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ امانتدار کو اس کا روپیہ بھجوا دے گا۔

(۲) مذکورہ صیغہ میں ایک مد غیر تابع مرضی قائم ہے۔ اس مد میں روپیہ رکھوانے والے فرد کو روپیہ نکلوانے کے لئے۔ ایک ماہ کا نوٹس دینا ضروری ہے۔ اس کا یہ فائدہ ہے۔ کہ وہ اپنی معمولی ضرورت پر آسانی سے اور یکدم روپیہ نہ نکلوا سکیں بلکہ خاص ضرورت پر ہی خرچ کرنے کے لئے برآمد کرائیں۔ نیز اس طرح رکھوائے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ بھی نہیں لگتی۔ کیونکہ ضرورت کے وقت صدر انجمن بھی اس روپیہ کو استعمال کر سکتی ہے۔ اس رقم کے امانت دار کو بھجوانے کا خرچ بھی صدر انجمن ادا کرتی ہے۔ (ناظر بیت المال)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

جلسہ سالانہ کی تقاریر کے متعلق ضروری اعلان

امید ہے۔ کہ انشاء اللہ اس سال بھی حسب دستور جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا۔ گذشتہ سال جماعت کے فاضل مقررین نے مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر فرمائی تھیں۔

(۱) ذکر حبیب
(۲) سپین میں تبلیغ اسلام کے حالات
(۳) اسلام میں خلافت کی اہمیت
(۴) عقیدہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ
(۵) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۶) جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات
(۷) انڈونیشیا میں تبلیغ اسلام کے حالات
(۸) سود اور انشورنس
(۹) اسلامی معاشرہ
(۱۰) احمدیت کے خلاف اعتراضات کے جوابات
(۱۱) دور حاضرہ میں جماعت احمدیہ کی بعض ذمہ داریاں
(۱۲) جہاد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۱۳) مقام محمدیت جماعت احمدیہ کے نقطۂ نظر سے

امسال جلسہ کے لئے اگر کوئی دوست موضوع تقاریر کے متعلق مشورہ دینا چاہیں۔ تو آخر ستمبر ۱۹۵۳ء تک اپنی تجاویز نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔

اس سلسلہ میں یہ امر ملحوظ رکھا جائے۔ کہ مضامین حتی الوسع مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت تجویز کئے جائیں۔

(۱) ہستی باری تعالیٰ
(۲) فلسفہ احکام شریعت
(۳) دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ
(۴) اجرائے نبوت
(۵) وفات مسیح ناصری علیہ السلام
(۶) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۷) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں
(۸) مسئلہ خلافت
(۹) علوم کلام
(۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
(۱۱) عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جواب
(۱۲) جدید تحریکات
(۱۳) تبلیغ اسلام و احمدیت
(۱۴) جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

خدمت سلسلہ کا نادر موقعہ

وکالت زراعت کو احمدیہ سٹیٹس میں اپنے ٹریکٹروں کی نگرانی و مرمت کے لئے ایک ماہر ٹریکٹر مکینک کی ضرورت ہے۔ یہ زرعی جائداد اس لئے حاصل کی گئی ہے۔ تا دنیا میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ایک محفوظ فنڈ اور معقول آمد مہیا ہو سکے۔ آمد کو بڑھانے کا ایک بڑا ذریعہ ٹریکٹرز ہیں۔ جن کی درستی و نگرانی کے لئے وکالت ماہر مکینک کی تلاش میں ہے۔ جو مخلص اس خدمت کو بجا لانے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں اپنے سرٹیفکیٹوں اور دیگر متعلقہ تفاصیل کے ساتھ ہمراہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں:

وکیل الزراعت ناصر آباد براستہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ

ضروری تصحیح:-

المصلح مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۵۳ء صفحہ ۵ اور المصلح مورخہ ۱۹ اگست ۱۹۵۳ء صفحہ ۶ پر خدام الاحمدیہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع کے عنوان کے تحت جو اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں تجاویز برائے شوریٰ بھجوانے کی تاریخیں غلط لکھی گئی ہیں۔ یہ تاریخیں بجائے ۲۱ اگست اور ۳۰ ستمبر کے دونوں جگہ ۳۱ اگست ۱۹۵۳ء ہے۔ اصل اعلان کی عبارت حسب ذیل ہے۔

شوریٰ کی تجاویز

ہر سال اجتماع کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ کی شوریٰ منعقد ہوتی ہے۔ جس میں مجلس کی ترقی اور بہبودی کے متعلق تجاویز پر غور کیا جاتا ہے۔ امسال بھی یہ شوریٰ منعقد ہوگی۔ جملہ قائدین اپنی مجالس میں اعلان کر دیں۔ مجلس مقامی کی تجاویز کو مجلس عاملہ مقامی کے اجلاس میں پیش کریں۔ جن تجاویز کو مجلس مقامی مرکزی شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے منظور کرے۔ وہ معین الفاظ میں ۳۱ اگست ۱۹۵۳ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دی جائیں۔ تا مجلس مرکزیہ ایجنڈا مرتب کر سکے۔ یہ امر یاد رہے کہ ۳۱ اگست ۱۹۵۳ء کے بعد پہنچنے والی کسی تجویز پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت میرے بھائی جان منشی عزیز احمد صاحب ظفر C.O.D. وزارت مواصلات حکومت پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۳ اگست کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولود حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلوی کی پڑپوتی اور حامد خان صاحب میر پچھی کی نواسی ہے۔ احباب نومولودہ کی درازی عمر اور

کشمیر کی صورت حال تقاضا کر رہی ہے کہ ہم اپنے اختلافات کو فراموش کرتے ہوئے باہم متحد ہو جائیں

پاکستان اسی صورت میں زندہ رہ سکتا ہے کہ ہم مذہبی رواداری کے اسلامی اصول پر سختی سے عمل پیرا ہوں

یوم پاکستان کے موقعہ پر قوم سے گورنر جنرل فضیلت مآب جناب غلام محمد کا خطاب

کراچی ۱۵ راگست۔ کل شام ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام ایک تقریر نشر کرتے ہوئے گورنر جنرل فضیلت مآب جناب غلام محمد نے اختلافات کو مٹا کر باہم متحد ہو جانے کی پر زور اپیل کی۔ آپ نے فرمایا کشمیر کی موجودہ صورت حال تقاضا کر رہی ہے کہ ہم اپنے اختلافات کو یکسر فراموش کر دیں۔ اپنی صفوں کو مربوط بنالیں اور باہمی اتحاد کو اس درجہ لازم بخشیں کہ دنیا اہل کشمیر کی حق خود اختیاری کو برحق تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے

فضیلت مآب نے اہل پاکستان کو توجہ دلائی کہ وہ اپنی سیرت اور اپنے کردار کو اسلامی جمہوریت سے شایان شان بنانے کی پوری کوشش کریں۔ اور عدم رواداری اور صوبائی عصبیت کو جو پاکستان کی وحدت و سالمیت کے حق میں زہر ہلاہل کا درجہ رکھتے ہیں ہرگز نہ پنپنے دیں۔ آپ نے فرمایا ہم جہاں کہیں بھی ہوں۔ ہمارا یہ امتیازی نشان ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں اتحاد۔ یقین محکم اور تنظیم کے اصولوں پر پوری طرح کاربند رہیں۔

پچھلے دنوں مغربی پاکستان میں فرقہ پرستی اور مذہبی تعصب کی جو آگ لگائی گئی تھی۔ اس کی پُرزور مذمت کرتے ہوئے جناب غلام محمد نے فرمایا مذہبی نارواداری اور تعصب کی یہ مثالیں ہم سب کے لئے شرم کا باعث ہیں۔ پاکستان صرف اسی صورت میں ایک اسلامی جمہوریت کی حیثیت سے زندہ رہ سکتا ہے کہ ہم اعلیٰ ترین اسلامی اصولوں اور مذہبی رواداری پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہوں۔

فضیلت مآب کا پورا نشری پیغام درج ذیل ہے

"آج ہم اپنی قومی آزادی کے چھٹے سنگ میل پر پہونچے ہیں۔ یہ دن ہمارے لئے نہ صرف خوشی منانے اور خدا کی بارگاہ میں شکر ادا کرنے کا دن ہے کہ اس نے ہم کو یہ توفیق دی کہ قومی آزادی کی فضا میں ایک اور سال گزاریں۔ بلکہ اپنے آپ کا جائزہ لینے کا بھی دن ہے۔ تاکہ ہم سمجھ سکیں۔ . . . . . کہ کہاں تک ہم گزشتہ سال قومی لحاظ سے صحیح راہ پر قائم رہے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھیں۔ کہ ہمارے وہ کونسے افعال ہیں جو قومی ترقی اور فلاح و بہبود میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اور کون سی ایسی حرکات ہیں۔ جن سے قومی زندگی میں تخریب و انتشار پیدا ہوا ہے۔ قومی زندگی اجتماعی طور پر اس وقت قابل فخر اور کامیاب کہلا سکتی ہے۔ جب قوم کا ہر فرد اس یقین سے لبریز ہو۔ کہ اس کے افعال قومی زندگی کو بہتر بنانے میں مدد ثابت ہو رہے ہیں۔ بغیر انفرادی راستی اور کردار کے موجودہ زمانے میں جماعت اور قوم کی فلاح و ترقی ناممکن ہے۔

رواداری بردباری اور نظم

گزشتہ صدیوں کے دوران میں استبدادی دور جاگیری نظام سیاسی غلامی اور مذہبی تفرقہ اندازی نے جو خرابیاں مسلمانان عالم کے درمیان پیدا کی تھیں۔ اور ان کی تباہی کا باعث بنی تھیں۔ ہم پاکستانی بھی ان سے بچ کر نہیں رہ سکے۔ لیکن تاریخ کے سبق کو بھول کر ہم اس راہ پر نہیں لگ سکتے۔ جس پر بجائے ترقی کے ہم تنزل کی طرف بڑھیں۔ اور ہم ایسے خود غرض اور خود پرست دوست نما ارباب کے کہنے پر جن کا مقصد محض کسی نہ کسی ذریعہ سے اقتدار حاصل کرنا ہو نہیں چل سکتے۔ رواداری۔ بردباری اور ضبط و تنظیم جمہوری نظام حکومت کے بنیادی لوازمات ہیں اور اسلامی لحاظ سے اعلے مذہبی اصول ہیں مغربی پاکستان میں پچھلے دنوں جو آگ لگائی گئی تھی۔ وہ کسی صورت سے قوم اور ملک کی بہتری کی خاطر نہیں تھی۔ مذہبی نارواداری اور تعصب کی یہ مثالیں ہم سب کے لئے باعث شرم ہیں۔ پاکستان صرف اسی صورت میں ایک اسلامی جمہوریت کی حیثیت سے زندہ رہ سکتا ہے کہ ہم اعلےٰ ترین اسلامی اصولوں اور مذہبی رواداری پر کاربند رہیں۔ ہمیں نہیں بھولنا چاہیئے کہ مسلمانوں کی تاریخ میں بار بار جن گروہوں نے ایسے اعلےٰ اسلامی تصورات کا خاتمہ کیا اور مسلمانوں کے انحطاط کا باعث ہوئے وہ استبدادیت پسند بادشاہ۔ طاقتور جاگیردار اور علماء سو تھے۔ علماء حق کی ہم سب کے دلوں میں بڑی عزت و تکریم ہے۔ اور رہنی چاہیئے۔ اس گروہ کو ہدایت امت کے سوا سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی کبھی خواہش نہیں ہوئی۔

فرقہ پرستی کے پہلو بہ پہلو صوبائی عصبیت بھی ہماری زندگی میں ایک سیاہ دیو کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس کو مغلوب کرنا بھی ہمارا انتہائی اہم فرض ہے۔ بعض لوگ مشرقی اور مغربی پاکستان میں اس خیال کے بھی موجود ہیں جو پاکستان کے استحکام پر اپنے صوبائی مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ ہماری وحدت اور سالمیت کے بدترین دشمن ہیں۔ ان کی تنگ نظری قوم کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔ ان سے ہم سب کو احتراز کرنا چاہیئے۔

حزب مخالف کی ذمہ داریاں

تقریر و تحریر کی آزادی و آزادئ رائے جمہوریت کی امتیازی خصوصیتیں ہیں۔ لیکن ان آزادیوں کے ساتھ ساتھ کچھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ ترقی یافتہ اور کہنہ مشق جمہوریتوں کے باشندے قومی اور ملی مفاد کے پیش نظر اپنے لئے ضبط و نظم کی حدیں خود قائم کر لیتے ہیں۔ لیکن ہم نے ابھی یہ سبق نہیں سیکھا ہے۔ ہم آزادی کا مطلب بے راہ روی سمجھ رہے ہیں۔ تنقید اگر بے لاگ اور پرخلوص ہو۔ تو ملک و قوم کے لئے فائدہ بخش ہوتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہماری تنقیدیں بسا اوقات مخلصانہ نہیں ہوتیں۔ وہ صرف خود غرضانہ اور احساس ذمہ داری سے قطعاً عاری ہوتی ہیں۔ اور واقعات کی دیانتدارانہ تحقیق اور ملائے کا توازن ان میں پایا نہیں جاتا۔ نتیجہ یہ ہے کہ ملک میں صحیح اور باثر رائے قائم نہیں ہو پاتی۔ افواہوں کی گرم بازاری ہوتی ہے۔ عوام میں انتشار پھیلتا ہے۔ اور انتظام ملکی میں مشکلیں پیدا ہوتی ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم حزب مخالف کی ذمہ داریوں کو پوری طرح محسوس کریں۔ حزب مخالف ایک لحاظ سے صاحب اقتدار محتسب بھی ہوتا ہے۔ اور معاون بھی۔ اور اس کا فرض ہے کہ وہ برسر اقتدار حکومت پر نکتہ چینی یا اس سے جواب طلبی کرتے وقت اس کا لحاظ رکھے کہ اس کے کسی اقدام سے ملک کی سالمیت اور اس کے استحکام کو صدمہ نہ پہنچے۔ غیر ذمہ دارانہ حزب اختلاف ملک کے لئے بجائے تقویت کا باعث ہونے کے نفاق اور انتشار کا سبب بن جاتا ہے۔ ہم کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حکومت کے پاس جو وسائل اور ذرائع ہیں۔ وہ محدود ہیں۔ اور ملک کی ترقی اور قدرتی وسائل کا استعمال وقت اور کوشش چاہتا ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنی توقعات میں بے صبری کے بجائے واقعیت پسندی سے کام لیں۔ اور مبالغہ آمیز نکتہ چینیوں سے اثر پذیر نہ ہوں۔ اگر بالفرض مادی وسائل کافی حد تک موجود ہوں۔ (جو بدقسمتی سے ہمارے یہاں نہیں ہیں) تو بھی باوجود ان کی کثرت کے جب تک ہماری مستقل کوششیں صحیح خدمات۔ کردار، ذمہ دارانہ احساس آزادی اور ہمت ان وسائل میں شامل نہ ہوں۔ وہ بیکار ثابت ہوں گے۔ قوموں کی عظمت تو درکنار خود ان کا وجود بھی اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ کہ ان کی زندگی کی بنیادیں ان خصوصیات پر قائم ہوں۔ اور ان میں مشکلات کے مقابلے کی صلاحیت موجود ہو۔ پاکستان کے قیام میں ہماری قوم نے جان و مال کی قربانیاں دی ہیں۔ اب ہمارے ملک کی ترقی اور سربلندی خود ہماری اپنی صلاحیتوں پر منحصر ہے۔

معاشی حالت میں بہتری

پچھلے سال پاکستانیوں نے کافی کٹھن دقتوں کا سامنا کیا ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ اب صورت حال بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ نہ صرف کپاس اور پٹ سن کی قیمتوں کے گھٹ جانے سے ہماری آمدنی میں فرق پڑا۔ جس سے مبادلہ خارجہ (Foreign Exchange) میں بھی کمی پڑی۔ بلکہ دوسری طرف غذائی قلت کی وجہ سے ہمیں کافی مبادلہ خارجہ بیرونی ممالک سے گندم خریدنے میں صرف کرنا پڑا۔ جس کی وجہ سے ہماری ترقی کی اسکیمیں ملتوی ہوتی پڑیں۔ لیکن مجھے خوشی ہے۔ کہ کینیڈا اور آسٹریلیا نے غذائی مشکلات کے حل کرنے میں ہماری مدد کی ہے خصوصاً ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے فراخ دلانہ عطیہ گندم نے ہماری غذائی قلت کو سال رواں کے لئے دور کر دیا ہے۔ ہم بہت شکر گذار ہیں۔ کہ وہ محض مخلصانہ جذبات کی بنا پر ہمارے آڑے وقت کام آئے۔ ہمارے دشمن کچھ بھی کہیں لیکن میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ گندم کی اس امداد میں کسی قسم کی سیاسی شرائط شامل نہیں ہیں۔ ان ممالک سے اور خصوصاً ریاست ہائے متحدہ امریکہ سے جو غلہ کی امداد ملی ہے۔ اس نے ہم کو اس قابل کر دیا ہے۔ کہ ان اسکیموں پر جو زیادہ غلہ پیدا کرنے کی مہم کے لئے لازمی ہیں۔ توجہ دے سکیں۔ انشاءاللہ جس نہج پر کام چل رہا ہے اس سے امید ہوتی ہے۔ کہ غلہ کی کمی پر ہم مستقل طور پر قابو پا سکیں گے۔ اور غذائی مسئلہ کو حل کر لیں گے۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ باوجود تمام دقتوں کے ملک ترقی کی منزلوں کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ اور اگرچہ ظاہراً مختلف قسم کی دقتیں مثلاً درآمد شدہ اشیاء کی کمی قیمتوں کی زیادتی وغیرہ کو ہم محسوس کرتے رہے ہیں۔ یہ سب باتیں ناگزیر تھیں۔ لیکن حکومت کے مستعدانہ اقدام سے ان پر قابو پانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ یاد رکھیے

کہ حکومت کے کوئی منصوبے بغیر عوام کی اعانت کے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ آپ کا قومی اور انفرادی فرض ہے۔ کہ چور بازاری غلہ اور پٹ سن کی خلاف قانون برآمد (Smuggling) اور ان کو چھپانے کو ختم کرنے میں آپ پوری پوری مدد دیں۔ اس میں آپ کا اپنا بھی فائدہ ہے۔ اس صورت میں مجھے یقین ہے۔ کہ ہمارے صنعتی ترقیات کے جو منصوبے عارضی طور پر ملتوی کر دیئے گئے تھے۔ ان کی دوبارہ تکمیل شروع ہو جائے گی۔ اور حال ہی میں جو منصوبہ بندی کا بورڈ حکومت نے قائم کیا ہے وہ ملک کے لئے ضروری اسکیمیں تیار کر سکے گا۔

ہم کو خوشی ہے کہ ممالک خارجہ سے ہمارے تعلقات نہ صرف صلح کن رہے ہیں۔ بلکہ بعض ممالک سے تو زیادہ مخلصانہ اور برادرانہ تعلقات بھی قائم ہیں۔ اس موقعہ پر میں خصوصاً اپنے سعودی عرب کے سفر کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو میں نے جلالۃ الملک سلطان عبد العزیز ابن سعود کی دعوت پر گذشتہ مارچ میں کیا۔ اگرچہ میرا قیام اس ارض پاک میں محض چند ایام کے لئے تھا۔ لیکن اس قلیل عرصہ میں جلالۃ الملک، شہزادگان اور سعودی عرب کے باشندوں کی طرف سے پاکستان کے ساتھ جس پر خلوص محبت کا اظہار ہوا۔ اس نے ہم دونوں ملکوں کے تعلقات نہ صرف دوستانہ بلکہ برادرانہ بنیادوں پر پہلے سے زیادہ مستحکم کر دیئے ہیں۔

ہندوستان کے ساتھ تعلقات

سال رواں کا دوسرا اہم واقعہ وہ مذاکرات تھے۔ جو ہندوستان اور پاکستان کے وزرائے اعظم کے درمیان ہوئے۔ اور جن کا مقصد یہ تھا۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان اختلافات دور کر کے خیر سگالی اور تعاون کی ایک ایسی فضا پیدا کر دی جائے۔ جس سے وہ زخم جو ۱۹۴۷ء میں لگے تھے مندمل ہو جائیں۔ کراچی کے باشندوں نے ہندوستانی وزیر اعظم کی آمد پر جن تاثرات کا اظہار کیا وہ بے ساختہ اور محبت آمیز تھے۔ اور دونوں ملکوں کے درمیان آئندہ تعلقات کے لئے فال نیک تھے۔ ہم نے حل طلب مسائل کی تعداد اور پیچیدگی کو نظر انداز نہیں کیا۔ اور نہ یہ توقع کی کہ تین دن کی ملاقاتوں سے ڈرامائی نتائج ظہور پذیر ہوں گے۔ اختلافات پیچیدہ ہیں۔ اور ان کا دائرہ وسیع ہے۔ ایسے پائیدار نتائج پیدا کرنے کے لئے جو دونوں ملکوں کے باشندوں کے لئے مشترک فائدے رکھتے ہوں تدبر اور مفاہمت کی بڑی ضرورت ہے۔ پرانے زخم رفتہ رفتہ ہی مندمل ہوتے ہیں۔ اور جہاں بدقسمتی سے شک۔ بے اعتمادی اور نفرت نے جڑ پکڑ رکھی ہو۔ وہاں صرف عزم راسخ ہمت اور ہمدردی ہی وہ مرہم فراہم کر سکتی ہے۔ جو ماضی کی تلخ یادداشتوں کے گھاؤ کو بھر دے۔

کشمیر کا مسئلہ

ہندوستان کے ساتھ ہمارا خاص مسئلہ کشمیر کا ہے۔ دونوں فریق اس بارے میں متفق ہیں۔ کہ اس مسئلہ کا آخری حل باشندگان جموں اور کشمیر کی آزادانہ اور غیر پابند اظہار رائے کے ذریعہ ہونا چاہیئے۔ ہمارا مقصد اس مشکل مسئلہ کا پر امن حل ہے۔ اور ہم اپنی مفاہمت اور تعاون حاصل کرنے کی پالیسی کو اس امید میں جاری رکھیں گے کہ اس صورت میں کشاکشی اور باہمی اختلافات اطمینان بخش طریقہ پر دور ہو سکیں گے۔ ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ اس بارے میں پہلی امیدیں بعد کے واقعات سے غلط ثابت نہ ہوں گی۔

مجھے اس امر کا بہر حال اعتراف ہے کہ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے حالیہ واقعات اور صورت حالات نے باشندگان پاکستان کو شدید صدمہ پہنچایا ہے۔ اور خیر سگالی اور تعاون کی اس سپرٹ کو جسے پاکستان کے وزیر اعظم، پریس اور باشندوں نے اتنی شفقت کے ساتھ ترقی دینے کی کوشش کی تھی۔ بڑی حد تک برباد کیا ہے۔ یہ واقعات ظاہراً بتاتے ہیں کہ ہندوستان ان حالات کے پیدا ہونے میں بجائے مدد کے رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ جن سے استصواب رائے کی آزادی اور غیر جانبداری کا یقین ہو سکے۔ جس کے ذریعہ جموں اور کشمیر کے عوام کو پاکستان یا ہندوستان سے الحاق کے متعلق اپنی رائے کا حتماً اظہار کرنا چاہیئے۔ اگر یہ محض ایک اندیشہ ہے تو ہندوستان کو چاہیئے۔ کہ اسے دور کرے۔ قبل اس کے کہ اس مسئلہ یا دیگر مسائل کے حل میں کسی ترقی کی امید کی جا سکے۔

ہم اس سب سے زیادہ ترقی پسند اور بشری اصول پر قائم ہیں۔ کہ ایک قوم اپنے مستقبل کو خود اور اپنی آزادانہ رائے سے طے کرے اور ہم ہرگز کبھی کسی ایسی چیز کو قبول نہیں کریں گے۔ جو شمہ برابر بھی اس اصول سے منحرف ہو۔ کشمیر کے عوام سے ہمیں اس بات کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ ہم اپنے اس عزم پر قائم ہیں۔ کہ یہ مسئلہ باشندگان کشمیر کے اپنے آزادانہ فیصلہ کے ذریعہ ہی طے ہونا چاہیئے۔

اپنی صفیں ملا لیجئے!

میں اپنے افراد قوم سے ایک اپیل کرتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں۔ کہ وہ اس اپیل پر عمل کریں گے۔ کشمیر کے متعلق جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا لحاظ رکھتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے اختلافات کو ذرا ہوا کر دیں اور اپنی صفوں کو ملا لیں۔ تاکہ اہل کشمیر کے آزادانہ خود اختیاری کے اعلیٰ ترین اصول کو ہم برحق ثابت کرنے کی خاطر ایک متفقہ قوم کی حیثیت رکھیں۔ ایک قوم کی تاریخ میں ایسے نازک مواقع نقطۂ انقلاب ثابت ہوا کرتے ہیں جس کے ذریعہ قوم میں اتحاد و اتفاق کی روح دوڑ جاتی ہے اور جس کے بغیر کامیابی کا حصول ممکن نہیں ہوتا۔

آخر میں قومی آزادی کی اس سالگرہ کے موقع پر میں اپنے ہموطنوں سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ان روحانی و اخلاقی مقاصد کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں گے جن پر پاکستان کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اگر ہماری سیرت محکم اور ہمارا کردار اعلیٰ ترین ہو۔ اگر ہم رواداری بردباری اور ضبط و تنظیم کے اصولوں کو نظر انداز کر دیں۔ اگر فرقہ وارانہ نفرت صوبائی عصبیت ہمارے قومی مفاد کو نقصان پہنچائیں۔ اور غیر ذمہ دارانہ اظہار خیال اور غیر مخلصانہ نکتہ چینیاں ہم میں شکست خوردگی پیدا کریں۔ تو یہ چیزیں نہ صرف ہماری ترقی کی راہ میں حائل ہوں گی۔ بلکہ ہماری آزادی کو محدود کر دیں گی۔ اور ہمارے وجود کے لئے بھی خطرہ بن جائیں گی۔ ہم جہاں کہیں بھی ہوں یہ ہمارا امتیازی نشان ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اپنی روزانہ زندگی میں اتحاد۔ یقین محکم اور تنظیم کے اصولوں پر کاربند رہیں۔

نظارت بیت المال کی طرف سے ایک ضروری اعلان

بعض سیکرٹریان مال کے متعلق یہ شکایت ہے کہ وہ ہر ماہ مرکزی چندہ وصول شدہ سالم کا سالم روانہ مرکز نہیں کرتے۔ بلکہ اس کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھ چھوڑتے ہیں۔ چونکہ پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان باقاعدہ ماہوار حساب پڑتال نہیں کرتے۔ اس لئے یہ رقم ان کی نظر سے اوجھل رہتا ہے۔ نظارت ہذا اس کے ازالہ کے لئے آپ کی توجہ کو اس طرف مبذول کراتی ہے۔ کہ آپ براہ مہربانی باقاعدہ ماہوار حساب پڑتال کر کے ہر ماہ کے آخر میں یہ رپورٹ ارسال کیا کریں۔ کہ جس قدر چندہ وصول کیا گیا ہے۔ وہ درج رجسٹر روزنامچہ ہو چکا ہے۔ رقم معہ تفصیل روانہ مرکز کر دی گئی ہے۔ اور مرکزی چندہ وصول شدہ سے کوئی رقم قابل ادخال خزانہ باقی نہیں ہے۔ امید ہے کہ آپ اس رپورٹ کے ماہوار ارسال کرنے کا التزام فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

مقبوضہ کشمیر میں ہندوستانی فوج نے دو مرتبہ اور گولی چلائی

کراچی ۱۵ راگست: مقبوضہ کشمیر سے جو خبریں یہاں پہنچی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کشمیری مسلمان اپنا حق خود اختیاری حاصل کرنے کے لئے جو مظاہرے کر رہے ہیں پولیس اور فوج نے ان مظاہرین پر دو مرتبہ پھر گولی چلائی۔ جس سے کئی اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔ سرینگر سے چالیس میل دور قاضی گنڈ کے مقام پر فوج نے مظاہرین کے ایک ہجوم پر گولی چلائی۔ جس سے دو آدمی ہلاک اور چھبیس زخمی ہوئے۔ اسلام آباد میں بھی فوج نے گولی چلائی۔ جس سے تین آدمی زخمی ہوئے جمعرات کو تراڈ میں فوج نے جو فائرنگ کی تھی۔ اس سے ایک مسلمان ہلاک ہوا۔ ہجوم کے پولیس پر پتھراؤ کرنے سے چار کانسٹیبل اور ایک مجسٹریٹ بری طرح زخمی ہوئے نئی دہلی کے اخبار سٹیٹسمین نے سرینگر میں اپنے خاص نامہ نگار کے حوالے سے لکھا ہے۔ کشمیری مسلمان جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہوتے ہیں۔ جگہ جگہ جلوس نکال رہے ہیں۔ اخبار نے یہ خبر بھی دی ہے۔ کہ سرینگر میں جزوی طور پر ہڑتال ہے۔

کل نئی دہلی میں تین سو کمیونسٹوں نے امریکی سفارت خانے کے سامنے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین ہاتھوں میں پوسٹر لئے ہوئے تھے۔ جن میں کشمیر میں امریکی دخل اندازی کی مذمت کی ہوئی تھی کل نئی دہلی میں امریکی سفارت خانے کی طرف سے ایک بیان شائع ہوا۔ کہ امریکی سفیر متعینہ نئی دہلی کبھی کشمیر نہیں گئے۔ اور امریکی لیڈروں نے کبھی کشمیریوں سے بات چیت نہیں کی۔ انہوں نے کہا۔ کہ مئی کے مہینہ میں امریکی ڈیموکریٹ لیڈر مسٹر سٹیونسن ضرور کشمیر گئے تھے۔ لیکن کشمیر کی صورت حال کے بارہ میں کشمیری لیڈروں سے انہوں نے بات چیت نہیں کی۔ اور نہ کوئی یقین دلایا۔ پاکستان میں ہندوستان کے ہائی کمشنر مقیم کراچی نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ اخبارات میں کشمیر کے بارہ میں جو خبریں چھپ رہی ہیں۔ ان میں بہت مبالغہ سے کام لیا جا رہا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں مقیم ہندوستانی فوج نے کسی جگہ بھی دخل نہیں دیا۔ اور نہ اس سے کسی قسم کا کام لیا گیا بخشی حکومت نے چند اور غیر ملکیوں کو کشمیر چھوڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ جمعرات کو دو امریکی ہوا باز سرینگر سے روانہ ہو گئے۔

یوم پاکستان پر وزیر اعظم پاکستان کا قوم کے نام پیغام

"یوم پاکستان جہاں ہماری قوم کی آرزوئے حریت کے پروان چڑھنے کی یادگاری علامت کا حکم رکھتا ہے۔ وہاں ہمیں ان نصب العینوں کی بھی یاد دلاتا ہے۔ جن کے لئے پاکستان وجود میں آیا تھا۔ ہم نے صبر و استقلال سے کام لے کر متعدد مسائل کامیابی سے حل کر لئے ہیں۔ اور بہت سی مشکلات پر قابو پا لیا۔ ہمارے جہاز ملی کے دو ہی لنگر ہیں۔ اتحاد اور پاکستان کی تقدیر پر غیر متزلزل ایمان۔ آؤ اس مقدس قومی تہوار پر ہم از سر نو عزم مصمم کریں کہ ہم پاکستان کو پر امن خوشحال اور ترقی پذیر ملک بنانے میں اپنی پوری کوششوں اور قوتوں کو وقف کر دیں گے۔"

(محمد علی)

سارے پاکستان میں صبر و تحمل اور سادگی سے یوم استقلال منایا گیا

کراچی ۱۵ راگست کل سارے پاکستان میں انتہائی ضبط و تحمل اور سادگی کے ساتھ یوم استقلال پاکستان منایا گیا۔ کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کے ہاتھوں بیکس مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ہو رہے ہیں۔ ان کے باعث خوشی کی تمام تقریبات کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی اور ڈھاکہ میں۔ فوجوں کی پریڈیں ہوئیں۔ کراچی پریڈ کی سلامی گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے لی۔ پریڈ میں بری۔ بحری اور فضائی دستوں نے شرکت کی۔

چودھری محمد ظفر اللہ خان بھی

مسٹر محمد علی کے ساتھ نئی دہلی جائیں گے

کراچی ۱۵ راگست۔ کراچی میں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان بھی وزیر اعظم کے ہمراہ ۱۶ راگست کو نئی دہلی جائیں گے۔ دہلی میں وزیر اعظم پاکستان بھارتی وزیر اعظم مسٹر نہرو سے مسئلہ کشمیر پر بات چیت کریں گے۔ وزیر اعظم کے ساتھ بیگم محمد علی۔ پولیٹیکل سکرٹری۔ سید محمد افضل امور کشمیر کے دو ماہر مسٹر محمد ایوب اور مسٹر آفتاب احمد خان بھی ہوں گے۔

ایرانی قوم اپنی منزل مقصود سے پیچھے نہ ہٹے گی۔ ریڈیو سے ڈاکٹر مصدق کی تقریر

طہران ۱۵ راگست۔ ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے ایران کے وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق نے کہا ہے کہ پچھلے دنوں ایرانی مجلس کو توڑنے کے لئے جو رائے شماری کرائی گئی تھی اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ ایرانی قوم اپنی منزل مقصود سے پیچھے نہ ہٹے گی۔ انہوں نے صدر امریکہ مسٹر آئزن ہاور کے اس بیان کی تردید کی کہ موجودہ حکومت کو کمیونسٹوں کی حمایت حاصل ہے۔ اور رائے شماری کے ذریعہ مجلس کو توڑنے کے بھی کمیونسٹ ذمہ دار ہیں۔ ڈاکٹر مصدق نے کہا کہ بیرونی طاقتیں جو چاہیں خیال کریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے بیانات ایرانی قوم کے غیر متزلزل یقین کو متزلزل کرنے کی ناکام کوششیں ہیں۔

ہمیں ایک عظیم قوم کی حیثیت حاصل کرنے کیلئے قائد اعظم کے کردار کو مشعل راہ بنانا چاہیئے

کراچی ۱۵ راگست کل گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے کھارادر میں اس تاریخی عمارت کو قومی عجائب گھر بنانے کی رسم افتتاح کی جس میں قائد اعظم پیدا ہوئے تھے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے۔ آپ نے فرمایا:-

قائد اعظم محمد علی جناح کی جائے پیدائش کے سامنے کھڑے ہو کر ہمارے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ ہم پاکستان کی پیدائش کے معجزے پر غور کریں۔ جو صرف ایک آدمی کی کوششوں سے ممکن ہوا۔ ہم میں اتحاد و قومی وقار۔ خود ارادیت اور ترقی کرنے کی بالکل خواہش نہ تھی۔ یہ محمد علی جناح تھے۔ کہ جنہوں نے اپنی پر اثر شخصیت اور مثالی کردار سے کام لے کر ایک منتشر شیرازے کو یکجا کیا۔ اور بیرونی مخالفوں پر قابو پا کر اور اندرونی احساس شکست خوردگی کو فنا کر کے اپنا وہ خواب جسے دوسرے لوگ صرف ایک خواب ہی سمجھتے تھے۔ پورا کر دکھایا۔ اور ایک خود مختار اور آزاد ریاست کی بنیاد ڈال دی۔ آپ نے فرمایا ہمیں آج یہاں کھڑے ہوئے یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمیں ایک عظیم قوم کی حیثیت اور مرتبہ حاصل کرنے کے لئے بانئ پاکستان کے کردار کو اپنے لئے مشعل راہ بنا لینا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے۔ کہ ہمارا قومی کردار کمزور ہو رہا ہے قائد اعظم ضبط نفس۔ مضبوط کردار اور وسعت نگاہ کے ذریعے ترقی کی تھی۔ ہمارے نوجوانوں کے لئے بھی یہی کردار دکھانے کا موقع ہے۔ بشرطیکہ وہ قائد اعظم کی زندگی سے متاثر ہوں۔ اور سبق لیں۔ خود ان کے الفاظ ہیں۔ "اگر تم ماضی کو بھول کر ایک دوسرے کی مدد کرو گے۔ تو تم ضرور کامیاب ہو گے۔ اگر تم اپنا ماضی بدلو۔ اور بغیر یہ لحاظ کئے کہ تم میں سے کون کس طبقے یا فرقے کا ہے۔ اور کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ ایک ساتھ مل کر کام کرو گے تو تم بہت ترقی کرو گے" گورنر جنرل نے کہا۔ اس وقت جبکہ ہمارے ملک میں تحریکیں اٹھ رہی ہیں۔ اور ہمارے خیالات میں زہر بھر رہی ہیں۔ قائد اعظم کے ان الفاظ پر ہمیں غور کر کے ان پر عمل کرنا چاہیئے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جب تک یہ قوم زندہ ہے پاکستانیوں کی نسلیں اس قومی یادگار پر عجز و انکسار کے ساتھ آتی رہیں گی۔ اور خود کو قائد اعظم کی میراث یعنی پاکستان کا اہل ثابت کریں گی۔

یوم استقلال کے موقعہ پر گورنر جنرل کا پیغام

"آج ہمارے لئے اپنے حالات کا جائزہ لینے کا دن ہے۔ قوموں کی عظمت تو ایک طرف خود ان کا وجود بھی صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کی زندگی کی بنیاد محکم سیرت پر ہو۔ اور وہ مشکلات کے مقابلے اور ان پر قابو پانے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کریں اسی طرح اگر کوئی قوم وطن پرستانہ اور روحانی اور اخلاقی معیاروں کو نظر انداز کر دے اور دنیا داری کے اسباب اور دولت کی خواہش میں الجھ جائے۔ قطع نظر اس کے کہ ان کے حاصل کرنے میں کن ذریعوں سے کام لیا جاتا ہے۔ تو ایسی قوم بھی باقی نہیں رہ سکتی آج ہماری سیاسی حیثیت میں سیرت کی کمزوری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ کسی کو قصوروار ٹھہرانے یا کسی پر الزام لگانے کی کوشش کئے بغیر میں قوم سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ نہ تو ان اعلے مقاصد کو نظر انداز کرے جن پر پاکستان کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ اور نہ . . . . ان ذرائع کو آنکھوں سے اوجھل ہونے دے کہ جن پر اس کی بنیادیں مضبوط شکل سے دوچار ہونے کے قابل ہو سکتی ہے۔ مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے جو وسائل استعمال کئے جائیں۔ وہ اتنے ہی اہم ہوتے ہیں۔ جتنے کہ خود مقاصد۔ وسائل کی نوعیت قوموں کو بنا یا بگاڑ سکتی ہے۔ مقاصد ہر قسم کے ذرائع کا جواز نہ ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہونا چاہئیں۔ رواداری۔ تحمل اور مفاہمت ہر جمہوریت اور خاص طور پر اسلامی جمہوریت کے تقاضے ہوتے ہیں۔ جمہوری نظام کے تحت حاصل ہونے والے حقوق کے لئے شور مچانے سے پہلے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جمہوریت میں جو فرائض اور ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان کو بھی پورا کیا جائے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اپنے اندر سے ان انتشار انگیز علاقہ جاتی اور فرقہ وارانہ تعصبات کو نکال باہر کریں۔ جو بعض حلقوں میں سر اٹھا رہے ہیں۔ اور اگر ان کی روک تھام بہتر طریقے پر نہ کی گئی۔ تو وہ ہماری قومی بنیادوں کو کمزور کر دیں گے۔ اور ہمارے وجود کو خطرے میں ڈال دیں گے۔ ہمارا قومی پرچم جسے آج ہم خوشی اور شکر گذاری کے احساس کے ساتھ لہراتے اور سر بلند کرتے ہیں۔ عزم۔ یقین اور سب سے بڑھ کر اتحاد کی علامت ہے۔ ہم جہاں کہیں بھی ہوں۔ ہمارا یہ فرض اور فخر ہونا چاہیئے۔ کہ اپنی روزانہ زندگیوں میں اس نصب العین پر کاربند رہیں۔ پاکستان زندہ باد۔" غلام محمد